

ولو صَلَّى عَلَى الدُّكَّانِ وَأَدْلَى رِجْلَيْهِ عَنِ الدَّكَانِ لَا يَجُوزُ وَكَذَا عَلَى السَّرِيرِ إِذَا أَدْلَى رِجْلَيْهِ
عنه لا يَجُوزُ (الجوهرة النيرة: ۱/۵۳)

کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں

تحریر

حضرت مولانا مفتی ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری

استاذ

مدرسہ مظاہر العلوم سلیم

و

دارالعلوم زکریا دیوبند

نام کتاب: کرسبیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں
مؤلف: حضرت مولانا مفتی ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری
پہلا ایڈیشن: ۱۰ شعبان ۱۴۳۲ھ
ناشر: مکتبۃ یوسفیہ دیوبند
حقوق الطبع: غیر محفوظ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ . خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرَاهُمْ ذَلَّةً وَقَدْ كَانُوا
يُذْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَائِمُونَ (القلم: ۴۲-۴۳)

(وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے) جس دن ساق کی تجلی فرمائی جائیگی اور
سجدہ کی طرف لوگوں کو بلایا جاوے گا سو یہ (کافر) لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے،
(اور) انکی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) جھکی ہوگی (اور) نیزان پر
ذلت چھائی ہوگی اور (وجہ) اسکی یہ ہے کہ یہ لوگ (دنیا میں) سجدے
کی طرف بلائے جایا کرتے تھے اور وہ صحیح سالم تھے (یعنی اس پر قادر تھے)
(ترجمہ از حضرت نھانوی)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ
كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ فَيَبْقَى كُلُّ مَنْ يَسْجُدُ فِي
الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ
طَبَقًا وَاحِدًا (بخاری رقم: ۴۹۱۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے
سنا وہ فرما رہے تھے: ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا، ہر مؤمن اور مومنہ
اللہ کو سجدہ کریں گے۔ البتہ وہ لوگ جو ریا کاری اور شہرت کے لئے سجدہ
کرتے تھے وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی کمریں تختہ ہو جائیں گے۔

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد واله وصحبه اجمعين وبعد!

بیس سال سے کرسیوں کا مسئلہ مساجد میں زور پکڑتا جا رہا ہے، ان کرسیوں کو دیکھ کر علماء امت اور غیر مسلمان بیحد پریشان ہیں کہ امت مسلمہ عبادات میں نصاریٰ کی تقالی کیوں کر رہی ہے، لیکن بعض علماء المَشَقَّةُ تَجَلِبُ التَّيْسِيرَ قاعدہ کی وجہ سے خاموش ہو گئے، جبکہ ایک صاحب نے ایک ڈائری چھاپی اس میں لکھ دیا کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، اور حوالہ شامی کا دیا، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ، لیکن شکر خدا کا حوالہ نہیں دیا، لیکن ایک اور صاحب نے تو اپنے رسالہ کے صفحہ سولہ پر جو اسی مقصد کے تیار کیا گیا تھا کہ کرسی پر نماز کا کیا حکم ہے؟ لکھ دیا ((کرسی پر بیٹھ کر پڑھے)) اس کے بعد ہندی کی عربی عبارت لکھ دی جس سے عام لوگوں کو کرسی والی نماز کا حوالہ گویا دینا ہے۔

امید ہے کہ ان صاحب کے پاس جب یہ رسالہ پہنچے گا تو آئندہ اس کی عبارت درست فرمائیں گے، ان صاحب سے مختصر سی گفتگو ہوئی۔

میں نے عرض کیا: جن بزرگوں کا آپ نے اپنے رسالہ میں حوالہ دیا ہے وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے، کیا وہ ایک دو قدم بھی بغیر سہارے کے چل سکتے تھے؟ اگر نہیں (حقیقت یہ کہ وہ چل نہیں سکتے تھے کیونکہ میں ان دونوں بزرگوں کو اچھی طرح جانتا ہوں)۔ تو پھر ان حضرات کو مثالوں میں پیش فرما کر امت کو آپ کیا عنایت دینا چاہتے ہیں؟

کہ وہ کرتے تھے تم بھی کرو، وہ پڑھتے تھے تم بھی پڑھو؟

انہوں نے جواب دیا: بالکل منع کرنا درست نہیں؛ کیونکہ شریعت نے بہر حال اس کی اجازت دی ہے۔

میں نے عرض کیا: شراب پینا جائز ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں!

میں نے عرض کیا: جائز ہے۔ مضطر کے لئے۔

کہنے لگے: مضطر کے احکام الگ ہیں

میں نے عرض کیا: کہ جس طرح مضطر کے احکام ہر جگہ بیان نہیں کئے جاتے اس طرح کرسی پر بیٹھ کر نماز کے جائز ہونے کو نہیں بتلایا جائیگا۔

پھر کہنے لگے: صلاة علی الدابة (جانوروں پر نماز پڑھنا) ثابت ہے

اسکا جواب یہ ہے کہ زندگی میں ایک مرتبہ بھی آپ ﷺ نے فرض نماز جانوروں پر نہیں پڑھی ہے

نارض ہو کر وہ صاحب جانے لگے۔

قریب قریب یہی مکالمہ ان سے ہوا۔

کرسیوں پر نماز کے سلسلہ میں میری رائے وہی ہے جو حضرات مفتیان کرام دیوبند کی ہے کہ :

((جو شخص قیام پر قادر نہ ہو لیکن کسی بھی بیعت پر زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے تو اسکو زمین میں ہی بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، کرسی پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے اشارے سے نماز ادا کرنا جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی))

یہ رسالہ درحقیقت یہ ایک پوسٹر تھا جس کو میں نے جماعت العلماء تمل تاڈو کے

مشورہ کے بعد عمل زبان میں تیار کیا تھا، جس میں اولاً ترغیبی مضمون جمع کیا گیا پھر علماء کرام کے فتاویٰ لکھے گئے ہیں۔

بعد میں کچھ دوستوں کی رائے ہوئی کہ بنگلور میں یہ کرسی والا مرض بہت بڑھ گیا ہے لہذا اس کو اردو میں مرتب کر دیا جائے، اب مزید کچھ اضافہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ بنگلور کی ایک مسجد کا تحتانی حصہ کل کا کل کرسیوں سے بھرا ہوا ہے، ایک مسجد جس میں مالداروں کی کثرت ہے اس میں تقریباً دو سو پچاس کرسیاں بلا مبالغہ موجود ہیں اور بھی مسجدیں کرسیوں سے سچی ہوئی ہیں، یہ مرض گجرات اور مہاشٹر اور آندھرا کے علاقہ میں بھی ہے۔

یاد رہے شدید معذور اور مضطر حضرات کا حکم الگ ہوتا ہے، وہ لوگ اپنے علاقہ کے متقی مفتیان سے اپنے بارے میں فتویٰ لے لیں، اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو قبولیت سے نوازے امت کو سستی اور کاہلی سے محفوظ فرمائے۔ آمین بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ فَإِنْ كَانَ هَذَا صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ

فقط والسلام

ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری

استاذ مدرسہ مظاہر العلوم سلیم تمل ناڈو

و

استاذ دارالعلوم زکریا دیوبند

۲/ شعبان ۱۴۳۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ، وَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظَّالِمِیْنَ،
وَأَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَاللهُ الْمُرْسَلِیْنَ،
وَأَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ بِالْكِتَابِ الْمُبِیْنِ، وَعَلَى اٰلِهِ
وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ وَبَعْدُ:

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. (المؤمنون: ۱)

بلاشبہ ان مسلمانوں نے (آخرت) میں فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع (اختیار) کرنے والے ہیں۔

نماز کا مقصد خدا کی بندگی اور اللہ کے سامنے فروتنی کا اظہار اور اپنی ”آنا“ کی ہر طرح کی نفی اور انکار ہے اور نماز کا ایک ایک عمل اس حقیقت کا مظہر ہے اور اس عاجزی کی کیفیت کا نام ہی خشوع ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

وَإِنَّ مِنْ لَوَازِمِهِ (الْخُشُوعِ) ظُهُورُ الدُّلِّ وَغَضُّ الطَّرْفِ، وَخَفْضُ
الصَّوْتِ، وَسُكُوْنُ الْأَطْرَافِ. (شامی مطلب فی الخشوع: ۲/۴۰۷)

خشوع کے لوازمات میں سے یہ کہ نمازی پر عاجزی اور فروتنی کا ظہور ہو، نگاہیں نیچی ہوں، آواز پست ہو۔ (انتہی کلامہ)

چونکہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں مذکورہ بالا امور کا ظہور نہیں ہوتا ہے لہذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ (البقرہ: ۱۳۸)
حفاظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز کی (خصوصاً) اور کھڑے
ہو کر اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے۔ اور بعض علماء نے ”قُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ“ کا
ترجمہ کیا ہے ”کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے“۔ (معارف القرآن: ۱/۲۳۶)

اللہ تعالیٰ کا صاف اور کھلا ہوا ارشاد ہے کہ اللہ کے سامنے عاجزی و تواضع

اور ادب کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، کرسیوں پر یہ چیزیں مفقود ہے۔ اللہ

رب العزت کے آگے سب کے سب فقیر اور محتاج ہیں، وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ

وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ (سورہ محمد: ۳۸) ایک فقیر محتاج ضرور تمند ہے بس بن کر

اپنے مولیٰ اور آقا کے آگے زمین پر بیٹھے تو اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے

؟ اور کرسیوں پر مالکوں کی طرح مانگے تو اسکی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ کسی

عقل مند پر پوشیدہ نہیں ہے۔ انسان اللہ کا غلام ہے، غلام ہونے کا تقاضہ ہے

کہ اپنے آقا کے سامنے غلام ہی بن کر کھڑا ہونہ مالک اور سا ہو کر بن کر

کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا مرض عام طور پر ناواقف

، یا مالداروں میں ہی زیادہ ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

کرسیوں پر نماز ادا کرنا قرآن شریف کے مقتضاء کے خلاف ہے، احادیث شریفہ میں نماز
کے جو طریقے بتائے گئے ہیں اس کے خلاف ہے، اجماع امت سے نماز کی جو شکلیں
ثابت ہیں ان کے برخلاف ہے، یہود و نصاریٰ کی اس میں مشابہت ہے، بیس پچیس سال

کے اندر مسجدوں کو چرچ کی شکل و صورت میں بدلنے کی سازش ہے، ہماری آنے والی نسلوں کو قیام، رکوع و سجدہ کی حقیقت سے جاہل رکھنا ہے۔

تعب تو اس بات پر ہے کہ:

بہت سے حضرات جب اللہ والوں یا علماء کرام کے پاس جاتے ہیں تو زمین پر بیٹھ کر ملتے ہیں، لیکن اللہ کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ بعض حضرات چل کر آتے ہیں، پانچ دس منٹ کیوں کھڑے نہیں ہوتے؟

ایک نہایت معذور اور مجبور شخص نے مجھ سے بتایا کہ حضرت بیماری کا جھکو زیادہ احساس نہیں ہے، افسوس مجھے اس بات کا ہے اللہ رب العزت کے آگے میں اپنی پیشانی نہیں رکھ پا رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ . خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ (القلم: ۴۲، ۴۳)

(وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے) جس دن ساق کی تجلی فرمائی جائیگی اور

سجدہ کی طرف لوگوں کو بلا یا جاویگا سو یہ (کافر) لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے،

(اور) انکی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) جھکی ہوگی (اور) نیزان پر

ذلت چھائی ہوگی اور (وجہ) اسکی یہ ہے کہ یہ لوگ (دنیا میں) سجدے

کی طرف بلائے جایا کرتے تھے اور وہ صحیح سالم تھے (یعنی اس پر قادر تھے)

(ترجمہ از حضرت نھانوی)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ

وَمُؤْمِنَةٍ فَيَنْقَى كُلُّ مَنْ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسَمْعَةً فَيَذْهَبُ

لِيَسْجُدَ فَيَعُوذُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا (بخاری رقم: ۴۹۱۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے

سنا وہ فرما رہے تھے: ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا، ہر مؤمن اور مومنہ

اللہ کو سجدہ کریں گے۔ البتہ وہ لوگ جو ریاکاری اور شہرت کے لئے سجدہ

کرتے تھے وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی کمری تختہ ہو جائیں گے۔

اب یہ کرسی والے اپنا خود محاسبہ کر لیں کیا یہ لوگوں کو دکھانے کے

لئے مسجد میں آتے ہیں کہ ہم بھی نمازی ہیں؟ یا واقعی وہ بیمار ہیں کہ زمین پر

بھی نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ اس لئے کرسی پر نماز کا اشارہ کرتے ہیں۔

یاد رکھیں جو حضرات کرسی پر پٹھکر نماز پڑھتے ہیں وہ رکوع اور سجدہ نہیں

کرتے ہیں بلکہ رکوع اور سجدہ کا اشارہ کرتے ہیں۔

حدیث میں ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى

الْأَرْضِ فِي الْمَكْتُوبَةِ قَاعِدًا وَقَعَدَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الْأَرْضِ فَأَوْمَأَ إِمَاءً .

مسند ابو یعلیٰ الموصلی: رقم الحدیث: ۳۹۵۵. مجمع الذوائد ومنبع الفوائد:

رقم الحدیث: ۲۸۹۸. الجزء: ۱۴۹/۲ .

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بیماری کی وجہ سے) فرض نماز میں

پر بیٹھ کر ادا فرمائی اور نفل نماز آپ ﷺ نے زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے ادا فرمائی۔

جلوس اور قعود میں فرق: الْجُلُوسُ هُوَ الْاِتِّقَالُ مِنْ سِفْلِ اِلَى اَعْلَى وَالْقُعُودُ هُوَ الْاِتِّقَالُ مِنْ اَعْلَى اِلَى سِفْلِ فَعَلَى الْاَوَّلِ يُقَالُ لِمَنْ هُوَ نَائِمٌ: اجْلِسْ وَعَلَى الثَّانِي لِمَنْ هُوَ قَائِمٌ اُقْعَدُ. (الفروق اللغوية: ۱۶۴)

نیچے سے اوپر منتقل ہونے کو جلوس اور اوپر سے نیچے منتقل ہونے کو قعود کہتے ہیں، لہذا سونے والے کو اجلس کہا جائیگا، اور کھڑے ہونے والے کو اقعد بولا جائیگا۔

اکثر حدیثوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کے لئے قعود کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو اس بات کو بتلاتا ہے کہ نیچے کی جانب مصلیٰ کو بیٹھنا چاہئے کرسی سے تو اور نیچے آیا جاسکتا لہذا وہ قعود میں داخل نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بخاری شریف میں ہے:

أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجَحَشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ. (صحيح بخاری: رقم الحديث: ۷۳۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تھے، گرنے کی وجہ سے آپ کا داہنہ حصہ زخمی ہو گیا تھا، تو آپ ﷺ نے اس دن نماز بیٹھ کر پڑھائی۔

قَالَ ابْنُ حَجْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْعِلَّةُ فِي الصَّلَاةِ قَاعِدًا وَهِيَ انْفِكَاكَ الْقَدَمِ، وَأَفَادَابُنُ حَبَّانٌ أَنَّ هَذِهِ الْقِصَّةَ كَانَتْ فِي ذِي الْحِجَّةِ (بكسر الحاء، وفتحها) سَنَةَ خَمْسٍ مِنَ الْهَجْرَةِ (فتح الباري: ۱۷۸/۲)

ابن حجر فرماتے ہیں: کہ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی کہ آپ کا قدم مبارک اپنی جگہ سے

ہٹ گیا تھا۔ اور ابن حبان نے بتایا کہ یہ واقعہ ذی الحجہ سن پانچ کا ہے۔ جب آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی تو آپ کے پاس کرسی موجود تھی، چنانچہ مسلم شریف میں ہے:

قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَأَتَيْتُ بِكُرْسِيِّ، حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ قَائِمًا. (مسلم، باب حديث التعليم في الخطبة: رقم: ۸۷۶، الجزء الثاني)

حضرت ابو رفاعہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ایک اجنبی آدمی ہے، اس کو یہ معلوم نہیں کہ دین کیا ہے؟

ابو رفاعہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے خطبہ کو چھوڑ دیا، اور آپ میرے پاس تشریف لائے، پھر کرسی لائی گئی، میرا خیال ہے کہ اس کے پاؤں لوہے کے تھے، اور آپ اس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو سکھایا تھا، مجھے بتایا، پھر آپ خطبہ کے لئے تشریف لے گئے اور اس کو کھڑے ہو کر مکمل فرمایا۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسجد نبوی میں کرسی موجود تھی، باوجود کہ پاؤں مبارک پر چوٹ تھی آپ نے کرسی پر نماز ادا نہیں فرمائی، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ضروری ہوتا ہے کہ جو امور شرع میں جائز ہوں ان کو کم از کم ایک دو مرتبہ بتلائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرسی کا واقعہ سنن النسائی میں، الکامل میں حضرت عمر اور کرسی

کا واقعہ موجود ہے، لہذا یہ سمجھنا کہ اس زمانہ میں کرسی نہیں ہوتی تھی درست نہیں۔

پچھلے دنوں معلوم ہوا میں نے دیکھا نہیں کہ ایک مسجد میں صوفہ سیٹ نماز ادا کرنے لئے لگایا گیا ہے۔ یہ حدیث آنحضرت ﷺ کے عمل سے متعلق تھیں کہ آپ نے مرض کی حالت میں کس طرح نمازیں ادا فرمائیں۔

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ مَرِيضًا، فَرَأَاهُ يُصَلِّي عَلَى وَسَادَةٍ فَرَمَى بِهَا، وَأَخَذَ عُوْدًا يُصَلِّي عَلَيْهِ فَآخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنْ اسْتَطَعْتَ وَالْأَفْؤَمِي إِيْمَاءً. (اتحاف الخيرية المهرة: ۲۰۷/۲ رقم الحديث: ۱۳۲۸)

حضرت ابوالزبیر حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیمار کی عیادت فرمائی اس کو دیکھا کہ وہ تکیہ پر نماز ادا کر رہا ہے آپ نے اس کے تکیہ کو پھینک دیا، پھر اس نے نماز کے لئے ایک لکڑی کا انتخاب کر لیا تا کہ اس پر نماز پڑھے، آپ نے اس کو بھی لیا اور پھینک دیا اور فرمایا: زمین پر نماز پڑھو، ورنہ اشارہ سے نماز ادا کرو۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِمَرِيضٍ صَلَّى عَلَى وَسَادَةٍ فَرَمَى بِهَا، وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنْ اسْتَطَعْتَ، وَالْأَفْؤَمِي إِيْمَاءً، وَاجْعَلْ سُجُودَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ. (سنن البيهقي، رقم الحديث: ۳۶۶۹)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک بیمار سے فرمایا: جو تکیہ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے اس تکیہ کو پھینک دیا تھا: کہ اگر تمہارے بس میں ہو تو نماز زمین پر ادا کرو، ورنہ اشارہ سے نماز پڑھو، اور تمہارے سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکو۔

وفي رواية: صَلِّ بِالْأَرْضِ (سنن البيهقي، رقم الحديث: ۳۶۷۰)

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: زمین کے ساتھ نماز پڑھو۔ پہلی روایت اور دوسری روایت میں فرق یہ کہ، پہلی روایت میں ہے ”زمین پر پڑھو“ اور دوسری روایت میں ہے ”زمین کے ساتھ پڑھو۔“

عَنْ جَبَلَةَ، قَالَ سَيْلُ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمِرْوَحَةِ، فَقَالَ: لَا تَتَّخِذْ مَعَ اللَّهِ الْهَاءَ آخَرَ، وَقَالَ: لَا تَتَّخِذْ لِلَّهِ أَدَادًا، صَلِّ قَاعِدًا، وَاسْجُدْ عَلَى الْأَرْضِ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِ إِيْمَاءً، وَاجْعَلِ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ. (سنن البيهقي، رقم الحديث: ۳۶۷۲)

جبلہ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عمر سے سچکھے پر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا، انہوں نے جواب دیا: اللہ کے ساتھ دوسرے معبود نہ بنانا، مزید فرمایا اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک نہ کرنا، نماز بیٹھ کر پڑھو، اور زمین پر سجدہ کرو، اور سجدہ میں رکوع کے مقابلہ زیادہ جھکو۔

مذکورہ احادیث میں زمین پر پڑھو کا لفظ جو بار بار آیا ہے غور طلب ہے۔ علماء کرام حضور ﷺ کے مبارک زمانہ سے آج تک کرسیوں کو دیکھتے آئے ہیں اور اگر کسی بھی شکل میں کرسیوں پر بیماروں کو نماز کی گنجائش نکلتی تو ضرور بالضرور کسی نہ کسی عنوان کے تحت وہ بیان فرماتے۔

ایک بیمار صحابی کو حضور ﷺ کا نماز کا طریق بتلانا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرٌ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى

جَنْبٍ. (صحيح البخارى: ۱۱۱۷)

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ مجھکو بوا سیر کا مرض تھا نبی اکرم ﷺ سے میں نے نماز کے متعلق دریافت کیا (کہ کس طرح نماز پڑھوں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر اس بھی استطاعت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر نماز ادا کرو۔

زمین پر بیٹھ کر بھی کب نماز درست ہوتی ہے؟

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

مَنْ تَعَدَّرَ عَلَيْهِ الْقِيَامُ لِمَرَضٍ حَقِيقِيٍّ ، وَحَدُّهُ أَنْ يَلْحَقَهُ ضَرَرٌ ، وَفِي الْبَحْرِ أَرَادَ بِالتَّعَدُّرِ التَّعَدُّرُ الْحَقِيقِيَّ بِحَيْثُ لَوْ قَامَ سَقَطًا ، أَوْ حُكْمِيٍّ ، بَانَ خَافَ أَيْ غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ بِتَجْرِبَةٍ سَابِقَةٍ أَوْ إِخْبَارِ طَبِيبٍ مُسْلِمٍ حَادِقٍ زِيَادَتَهُ أَوْ بَطْءُ بُرْنِهِ بِقِيَامِهِ أَوْ دَوْرَانِ رَأْسِهِ ، أَوْ وَجَدَ لِقِيَامِهِ الْكَمَّ شَدِيدًا صَلَّى قَاعِدًا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ (ای بما ذکر) وَلَكِنْ يَلْحَقُهُ نَوْعٌ مَشَقَّةٌ لَا يَجُوزُ تَرْكُ الْقِيَامِ . باب صلاة المريض . درمع الرد : ۵۶۴ / ۲ ، زکریا

عذر حقیقی: یعنی آدمی اتنا معذور ہو کہ قیام اس کے لئے ممکن نہ ہو۔

عذر حکمی: اس درجہ معذور نہ ہو کہ قیام پر قدرت ہی نہ ہو، بلکہ قدرت تو ہو مگر گرجانے کا اندازہ ہو، یا ایسی کمزوری ہو جس کو شریعت نے عذر میں شامل کیا ہو، مثلاً بیمار ہے اور اس کو سابقہ تجربہ سے یا ماہر ڈاکٹر کے کہنے سے گمان غالب ہے کہ گرجائے گا یا بیماری میں اضافہ ہو جائے گا، یا صحت پانے میں دیر لگے گی یا کھڑے ہونے میں چکر آتا ہو یا ناقابل

برداشت درد ہوتا ہو، تو ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر یہ حالت نہ ہو تو بلکہ ایک طرح کی تکلیف ہو تو یہ شریعت کی نظر میں عذر نہیں، اس صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (درمع الرد: ۵۶۴/۲، زکریا)

وَاحْتَلَفُوا فِي التَّعَدُّرِ فَقِيلَ مَا يُبِيحُ الْإِفْطَارَ ، وَقِيلَ بِحَيْثُ لَوْ قَامَ سَقَطًا ، وَقِيلَ مَا يُعْجِزُهُ عَنِ الْقِيَامِ بِحَوَائِجِهِ ، وَالْأَصَحُّ أَنْ يَلْحَقَهُ ضَرَرٌ . (درمع الرد :

۵۶۴ / ۲ ، زکریا)

۱ بعض علماء نے بتایا کہ عذر کی مقدار یہ ہے کہ: اس کو روزہ چھوڑنا جائز ہو جائے۔

۲ اور بعض نے کہا: اگر وہ کھڑا ہوتا ہے تو گر جاتا ہو۔

۳ اور بعض نے کہا: زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اس کے لئے جائز ہے، جو اپنی

ضروریات بھی خود سے پورا نہ کر سکے۔

۴ اور سب سے زیادہ صحیح قول یہ کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اس کے لئے جائز ہے، جس کو نقصان اٹھانا پڑتا ہو (ورنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے والوں پر ضروری ہے کہ علماء متقدمین کی ان تفصیلات پر اپنا جائزہ لیں اور اگر واقعی اتنے بیمار ہیں تو زمین پر بیٹھنے کی گنجائش ہے، ورنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ کرسیاں تو بہت دور کی بات ہے۔

وَإِنْ تَعَدَّرَ الْقَعُودُ أَوْ مَا مُسْتَلْقِيًّا وَرِجْلَاهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ، غَيْرَ أَنَّهُ يُنْصَبُ رُكْبَتَيْهِ لِكِرَاهَةِ مَدِّ الرَّجْلِ إِلَى الْقِبْلَةِ (الدر المختار : ۵۶۹/۲)

اگر کوئی شخص پاؤں موڑ کر بیٹھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر پڑھ

سکتا ہے، لیکن گھٹنوں کو کھڑا کر لے کیونکہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔

معذور کی نماز سے متعلق آپ ﷺ کا عملی نمونہ پیش کرنا

حضور اقدس ﷺ کے دو نمونے ہمارے سامنے ہیں:

ایک آپ ﷺ کا قدم مبارک جب اپنی جگہ سے ہٹ گیا تھا اس وقت آپ ﷺ نے نماز زمین پر ہی ادا فرمائی، جیسا کہ اوپر گذرا۔

دوسری مرتبہ مرض الوفا میں دو آدمیوں کے سہارے سے آپ مسجد میں شریف لائے، اگر کرسی پر نماز جائز ہوتی تو آپ ﷺ کرسی منگواتے، کیونکہ کرسی کے جواز کو بیان کرنا آپ پر واجب تھا، علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۶۸۳ھ) تحریر فرماتے ہیں: تَوَصَّأَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ بَيَانًا لِلْجَوَازِ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ أَفْضَلَ فِي حَقِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ الْبَيَانَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (شرح النووی علی مسلم: ۱۲۳/۳)

کبھی کبھی آپ ﷺ نے اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا ہے تاکہ لوگوں کو اس کا جائز ہونا معلوم ہو جائے، اس لئے کے اس کو بیان کرنا آپ ﷺ پر واجب ہے۔

علامہ عراقی (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں: أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَلَهُ لِبَيَانِ الْجَوَازِ وَيَكُونُ فِي حَقِّهِ أَفْضَلُ لِأَنَّهُ يَتَضَمَّنُ الْبَيَانَ لِلنَّاسِ وَهُوَ مَأْمُورٌ بِالْبَيَانِ. (طرح

التشريب في شرح التقريب: ۱۲۶/۴)

آپ ﷺ نے اس کو بیان جواز کے لئے کیا، اور آپ کیلئے اس طرح کرنا افضل ہے، کیونکہ اس میں احکام کو بیان کرنا ہے، اور آپ ﷺ کو اس کا حکم دیا گیا ہے۔

علماء فرماتے ہیں احکام کی تبلیغ کے لئے آنحضرت ﷺ سے نماز تک اللہ تعالیٰ نے قضاء کروائی ہے، چنانچہ لیلۃ التعریس میں آپ ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، اور محققین کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ دومرتبہ پیش آیا۔

سَدُّ الذَّرَائِعِ

یہ ایک شرعی اصول اور ضابطہ ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ ایک شےء فی نفسہ جائز اور مباح ہوتی ہے لیکن اگر وہ کسی ممنوع اور گناہ کا سبب اور ذریعہ بن جائے تو وہ جائز چیز ناجائز ہو جائیگی، علامہ ابن القیم الجوزیہ (المتوفی ۷۵۱ھ) نے اپنی کتاب اِعْلَامُ الْمُوقِّعِينَ عَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ میں اس کے بہت سے دلائل بیان کیے ہیں۔

((بعض علماء نے اِعْلَامُ الْمُوقِّعِينَ (ہمزہ کے فتح کے ساتھ) یعنی دلائل الموقنین اس کتاب کا نام بتلایا ہے، لیکن متاخرین نے اس کو اِعْلَامُ الْمُوقِّعِينَ بتلایا ہے یعنی اللہ کی طرف سے دستخط کرنے والوں کے لئے نوٹس اور ملاحظیات اور تنبیہات))

سد الذرائع کس کو کہتے ہیں: مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں: ذریعہ کے معنی وسیلہ کے ہیں، لہذا اگر کوئی امر کسی واجب یا مستحب کا ذریعہ بنتا ہے تو وہ ذریعہ مطلوب ہوگا، اس کو فتح ذریعہ کہتے ہیں، اور حرام اور مکروہ کا ذریعہ بنتا ہے تو وہ مذموم ہوگا، اس کو سد ذریعہ کہتے ہیں، پھر جو جس درجہ کا ذریعہ ہو اسی نسبت سے اس کا حکم ہوگا. (قاموس الفقہ: ۱/۳۳۳)

وسائل کا حکم مقاصد کے تابع ہوگا، جو حرام اور معاصی اور گناہ کا ذریعہ بنے وہ حرام اور گناہ ہوگا، جو طاعت اور قربت اور اللہ کی محبت کا ذریعہ بنے اس کا حکم اسی کے مطابق ہوگا۔

اب ہم کرسیوں کی نمازوں کو دیکھیں: قیام فرض ہے، رکوع فرض ہے، سجدہ فرض ہے، سب جانتے ہیں: نماز کے رکن (فرائض) چار ہیں: قیام، قراءت، رکوع، دو سجدے، (بعض نے قعدہ اخیرہ کو بھی کہا ہے) (نور الایضاح: ۵۲)

جو صاحب اس میں سے تین فرائض کو چھوڑ دیں انکی نماز کیسے درست ہوگی؟ وہ کیسے نماز کہلائیگی؟

اگر نہایت کمزور اور بیمار افراد کے لئے کرسی کی اجازت کبھی دی بھی گئی ہو تو اب کی صورت حال دیکھ کر علماء حضرات کو سداً لئذ ربيعة منع کرنا چاہئے کیونکہ اس کا استعمال قادرو تندرست کرنے لگے کچھ دن قبل ایک صاحب نے بتایا کہ ایک شہر میں امام صاحب کرسی پر بیٹھ کر لوگوں کو فرض نماز پڑھا رہے تھے۔ حالانکہ اشارہ کرنے والوں کے پیچھے رکوع سجدہ کرنے والوں کی نماز درست نہیں ہے۔

بعض مسجدوں میں دو سو سے زیادہ کرسیاں آگئی ہیں، کیا ہماری مسجدوں میں اتنی بڑی مقدرار میں بیمار ہیں جو صرف اشارہ سے نماز پڑھ سکتے ہوں۔

کچھ شبہات اور اس کے جوابات

سوال: کیا تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟ حالانکہ حضور ﷺ سے ثابت نہیں۔

جواب: جائز ہے کیونکہ تخت کی نظیر چھت ہے، اور چھت پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پڑھنا ثابت ہے۔

سوال: کیا سداب کے لئے کسی چیز کو اس وقت ناجائز کہیں گئے جب کہ وہ شئی کسی حرام چیز کا قطعی اور یقینی سبب ہو؟

جواب: ہاں! قیام، رکوع، دو سجدے، کرسیوں میں یقینی اور قطعی طور پر چھوٹ رہے ہیں اس لئے اسکو منع کیا جائگا۔

سوال: جس طرح انور کو شرب بنانے والے کو بیچنا ناجائز ہے، کیونکہ وہ حرام کا یقینی سبب ہے، کیا اسی طرح کرسیوں پر نماز پڑھنا بھی ہے؟

جواب: چونکہ اس میں نماز کے تین فرض یقینی طور پر چھوٹے ہیں لہذا کرسیوں پر نماز پڑھنا منع ہے!

سوال: کیا سداب کا حکم ضرورت کی حد تک محدود ہوگا؟

جواب: ہاں جب مسجدوں سے کرسیاں نکل جائیں گیں تو ضرورت ختم ہو جائیگی، تو اس اصول کی بھی یہاں ضرورت نہ ہوگی۔

سوال: ایک صاحب نے کرسیوں پر نماز کے جواز کے لئے بعض عام حدیثوں کا سہارا لیا ہے، کیا ان عموماً سے اس طرح کا حکم ثابت ہو سکتا ہے؟

جواب: اولہ عموماً سے خصوصی حکم اس وقت ثابت ہو سکتا ہے جب کہ اس کے معارض کوئی اور نص نہ ہو، یہاں تین فرض قیام رکوع سجدہ چھوٹ رہے ہیں، لہذا اس سے استدلال درست نہیں۔

فقہاء نے نمازوں کے جو طریقے لکھیں وہ یہ ہیں:

۱- کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا

۲- بیٹھ کر نماز ادا کرنا اور رکوع بھی بیٹھ کر کرنا، اور سجدہ کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا

۳- بیٹھ کر نماز ادا کرنا اور رکوع بھی بیٹھ کر کرنا، اور سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرنا

۴- لیٹ کر نماز ادا کرنا، ظاہر ہیکہ اس میں رکوع اور سجدہ سر کے اشارہ سے ہوگا

۵- لڑائی اور جنگ کے وقت کی نماز جس کے مفصل کئی طریقے ہیں

۶- پانی میں ڈوبتے وقت نماز کس طرح ادا کرے (المحر الرائق: ۲/۱۰۰-باب الخوف)

۷- اگر کسی خاتون کا بچہ پیدا ہو رہا ہے، آدھا بچہ ہی باہر آیا اور آدھا ماں کے پیٹ میں ہے تو کس طرح نماز ادا کرے (فتاویٰ رحیمیہ) (المحر الرائق: ۲/۱۱۲-باب صلاة المریض)

۸- آنکھ کے اشارہ سے نماز کس طرح ادا کرے (یہ غیر حنفیہ کے پاس ہے۔ رد المختار: ۲/۵۷۱)

۹- دل سے نماز کس طرح ادا کی جائے (یہ بھی غیر حنفیہ کے پاس ہے۔ رد المختار: ۲/۵۷۱)

۱۰- کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا لیکن ضعف اور کمزوری کی وجہ سے یا نوافل میں لمبے قیام کی وجہ سے کھڑے ہوتے وقت کسی لکڑی یا دیوار یا انسان کا سہارا لینا۔
۱۱- نفل نمازوں کو سواری پر پڑھنا، کشتی میں نماز (شامی: ۲/۱۳۲)

۱۲- سواری پر سے اترتے چڑھتے ہوئے نماز (مراقی الفلاح الصلوة علی الدابة)

۱۳- کبڑے کی نماز

۱۵- برف اور بچھڑ پر نماز

سرسری تلاش کے بعد جھکوان پندرہ طریقوں کی نماز کا تذکرہ ملا ہے، سب جانتے ہیں کہ کرسی والی نماز اگر جائز ہوتی تو فقہاء کرام اس کا تذکرہ ضرور کرتے جب انھوں نے نہیں بیان کیا ہے تو معلوم ہو اس طرح کی نماز کی صورت تک امت کے فقہاء میں نہیں تھا جس

عبادت کا تصور تک علماء متقدمین کے ذہن میں نہ ہو وہ آج کس طرح عبادت بن سکتی ہے۔
لہذا کرسی کی نماز پر پابندی درست ہے۔

حضرات علماء کرام کے صریح فتاویٰ کہ کرسیوں پر نماز پڑھنا جائز نہیں

اب فقہاء کرام اور مفتیان کرام کی صریح عبارتوں اور فتاویٰ کا ذکر کرتے ہیں جس میں کرسیوں پر نماز ادا کرنے کو قطعاً ناجائز کہا گیا ہے، ابوبکر بن علی بن محمد المتونی ۸۰۰ھ تحریر فرماتے ہیں:

قوله: وَلَوْ سَجَدَ عَلَىٰ أَنْفِهِ وَجَبْهَتِهِ..... وَلَوْ صَلَّى عَلَى الدُّكَّانِ وَأَذَلَّى رِجْلَيْهِ عَنِ الدُّكَّانِ عِنْدَ السُّجُودِ لَا يَجُوزُ وَكَذَا عَلَى السَّرِيرِ إِذَا أَذَلَّى رِجْلَيْهِ عَنْهُ لَا يَجُوزُ. (الجوهرة النيرة: ۱/۵۳)

اگر سجدہ کرے اپنی ناک اور پیشانی پر.....

اگر کوئی شخص اونچی جگہ پر نماز پڑھے اور اپنے پاؤں کو سجدہ کے وقت اونچی جگہ سے لٹکا دے تو نماز نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر چار پائی پر (تحت) ہو اور اس سے نیچے اپنے پاؤں کو لٹکا دے تو نماز جائز نہ ہوگی۔

حضرت اقدس مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کرسی پر نماز پڑھنے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

سوال: عرض خدمت ہے کہ میں نوجوان اور تندرست آدمی ہوں کچھ بیماری وغیرہ نہیں مگر جس وقت سجدہ نماز میں جاتا ہوں تو شکم میں کچھ گرانی محسوس ہوتی ہے یعنی پیٹ میں کچھ بیٹکی سی معلوم ہوتی ہے، علاج بھی کیا گیا مگر افاقہ ندارد، بہت کھاتا ہوں اور

اچھی طرح چلتا پھرتا ہوں اور خوب توانا اور طاقتور بھی ہوں نیچے یعنی زمین پر نماز پڑھنا دشوار معلوم ہو رہا ہے، اس لئے عرض خدمت ہے کہ کیا میں کرسی پر بیٹھ کر رو برو کسی ٹیبل پر سجدہ کر سکتا ہوں؟ یا نہیں؟ یعنی کرسی پر بیٹھ کر ٹیبل پر سر جھکانا جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی نمبر ۱۳۹۳ محمد فضل اللہ افضال صاحب (مدراں) ۱۵ محرم ۱۳۵۶ھ ۲۹ مارچ

۱۹۳۷ء

جواب (۶۵۳): کرسی پر پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں۔ الا اس صورت میں کہ زمین پر بیٹھنا طاقت سے باہر ہو جائے۔ زمین پر بیٹھ کر کسی اونچی چیز پر جو زمین سے ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ ہو، سجدہ کر لیا جائے تو عذر کی حالت میں جائز ہے۔ (کفایت اللہ کان اللہ لہ) (کفایت المفتی: ۳/۴۰۰)

أحسن الفتاویٰ - مؤلفہ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب[ؒ] - میں ہے:

سوال: زید ایک رئیس آدمی ہے ایک پاؤں سے معذور ہے بیٹھ کر جماعت سے نماز ادا نہیں کرتا، احقر نے ایک دن جمعہ کو جماعت سے نماز پڑھتے اس طرح دیکھا، ایک کرسی سجدہ کی جگہ رکھی اور ایک کرسی پر بیٹھا جماعت کے بیچ میں، تو کیا طریقہ مذکور سے نماز ہوئی یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب:

اگر ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کیا تو نماز صحیح ہو جائے گی۔ بشرطیکہ سجدہ کے وقت گھٹنے بھی کرسی پر رکھے۔ لہذا ایسا کرنا گناہ ہے، زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے اور اگر بوقت ضرورت گھٹنے کرسی پر نہ رکھے تو یہ نماز واجب الاعدادہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کے بجائے اشارہ سے نماز پڑھتے ہیں، اگر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کی قدرت

ہو تو کرسی پر اشارہ سے نماز نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (احسن الفتاویٰ: ۴/۵۱)

دارالعلوم دیوبند کے چار مفتیان کرام کا فتویٰ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آفاق احمد خان کو پر کھیر نہ نومی ممبئی :

۹۳۲۰۰۳۳۸۳۷ -۴۴- صلات: ۰۰۰۰

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں: کہ ہمارے شہر کی مساجد میں معذور افراد کیلئے (جیسے پیر میں تکلیف، گھٹنوں میں درد، کمردرد یا کھڑے نہ ہو پانا، یا سجدہ زمین پر نہ کر پانا یا کوئی اور عذر ہو جس سے نماز کھڑے ہو کر ادا نہیں کر سکتے) مسجد کی صف میں دونوں کنارے پر کرسیاں رکھی جاتی ہیں تاکہ معذور افراد اس پر نماز ادا کر سکیں، ایسے ہی ہماری بھی مسجد میں معذور افراد کیلئے کرسی کا انتظام ہے، مگر وہ کرسیاں ایک خاص ڈیزائن کے ساتھ بنی ہوئی ہیں، بعض افراد نے اعتراض کیا ہے کہ ایسی کرسی پر نماز کا پڑھنا درست نہیں ہے۔

جواب طلب امر یہ ہے کہ اس خاص ڈیزائن والی کرسی پر مذکورہ معذور افراد کی نماز درست ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا پلاسٹک والی کرسی پر نماز ادا کی جائے۔ یاد رہے کہ خاص ڈیزائن والی کرسی اسٹیل کی بنی ہوئی ہے، مزید معلومات کیلئے کرسی کی تصویر نماز ادا کرنے کی حالت کی بھیجی جا رہی ہے تاکہ نماز کی ہیئت سمجھنے میں دشواری نہ ہو، جس میں تصویر نمبر ایک کی حالت سجدہ کی ہے جس میں مکمل سجدہ کرسی پر ہے اور تصویر نمبر دو کی حالت بھی سجدہ کی ہے جس میں

اشارتاً سجدہ کیا جا رہا ہے اور تصویر نمبر تین کی حالت رکوع کی ہے جس میں رکوع کو ادا کرتے ہوئے دکھایا ہے، ایک رکوع کی شکل گھٹنے پر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک رکوع کی لکڑی پر ہے دونوں میں سے کوئی شکل درست ہے، آپ حضرات سے درخواست ہے کہ تصویر میں خاص شکل والی کرسی پر نماز کا ادا کرنا درست ہے یا نہیں جو کہ اسٹیل کی ہے اور پلاسٹک والی کرسی پر نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟ نماز ادا ہو جائے گی یا نہیں، یعنی رکوع، سجدہ، وغیرہ کا کیا طریقہ ہے اور تصویر میں جو سجدہ اور رکوع کی حالت دکھائی گئی ہے اس حالت میں نماز ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ قرآن و احادیث کی روشنی میں اور فقہائے کرام کے ارشادات کے مطابق جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور و مشکور ہوں۔

آفاق احمد خان کو پکھیر نہ نوی ممبئی فون: ۹۳۰۰۳۳۸۳۷
فتویٰ نمبر: ۱۴۳۲-۶/۲۲۳-۲۲۳/د

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وبالله التوفیق:

قیام اور سجدہ پر قادر شخص کیلئے نماز میں قیام فرض اور نماز کا رکن ہے اگر قیام اور سجدہ پر قدرت ہوتے ہوئے فرض نماز بیٹھ کر ادا کی جائے تو رکن کے فوت ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی نماز کا اعادہ ضروری ہوگا مَنْ فَرَّضَهَا الْقِيَامُ فِي فَرَضٍ لِقَادِرٍ عَلَيْهِ وَعَلَى السُّجُودِ (الدر المختار مع الشامی زکریا ۱۳۲/۲) یہاں تک کہ اگر نماز میں قیام کے کچھ حصے پر قدرت ہے مکمل طور پر قیام پر قادر نہیں تو جتنی دیر قیام کر سکتا ہے خواہ کسی عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر ہی کیوں نہ ہو اتنی دیر قیام کرنا فرض ہوگا، اگر اتنی دیر قیام نہ کیا یا ٹیک لگا کر

کھڑا نہ ہو اور بیٹھ کر نماز مکمل کی تو نماز نہیں ہوگی، وَإِنْ قَدَرَ عَلَى بَعْضِ الْقِيَامِ وَلَوْ مُتَّكِنًا عَلَى عَصَا أَوْ حَائِطٍ قَامَ لُزُومًا بِقَدْرِ مَا يَقْدِرُ وَلَوْ قَدَرَ آيَةً أَوْ تَكْبِيرَةً عَلَى الْمَذْهَبِ لِأَنَّ الْبَعْضَ مُعْتَبَرٌ بِالْكَوْنِ (الدر المختار مع الشامی زکریا ۲۶۷/۲) اگر کوئی شخص قیام پر قادر ہے مگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں رکوع سجدہ یا صرف سجدہ پر قادر نہیں تو اسکے لئے بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے، وہ اشارہ سے رکوع و سجدہ ادا کرے، اس صورت میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرنا افضل اور بہتر ہے: وَإِنْ تَعَدَّرَ أَلَيْسَ تَعَدُّرُهُمَا شَرْطًا بَلْ تَعَدُّرُ السُّجُودِ كَافٍ لِأَلْقِيَامِ أَوْ مَا قَاعِدًا لِأَنَّ رُكْنِيَّةَ الْقِيَامِ لِلتَّوَصُّلِ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَجِبُ ذُونَهُ، (الدر المختار مع الشامی زکریا ۵۶۷/۲) فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۳۶ میں بھی اسی کے مثل ہے۔

جو اعذار قیام کو ساقط کرنے والے ہیں وہ دو قسم کے ہیں:

(۱) حقیقی: یعنی اس طرح معذور ہو کہ قیام اس کے لیے ممکن نہ ہو۔

(۲) حکمی: یعنی اس درجہ معذور نہ ہو کہ قیام پر قدرت ہی نہ ہو بلکہ قدرت تو ہو مگر گرجانے کا اندیشہ ہو یا ایسی کمزور حالت ہو جو عند الشرع عذر میں شامل ہے، مثلاً بیماری ہے اور ماہر مسلم تجربہ کار ڈاکٹر نے کہا ہو کہ کھڑے ہونے میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہو، ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے: مَنْ تَعَدَّرَ عَلَيْهِ الْقِيَامُ لِمَرَضٍ حَقِيقِيٍّ وَحَدُّهُ أَنْ يَلْحَقَهُ بِالْقِيَامِ ضَرَرٌ وَفِي الْبَحْرِ آرَادَ بِالتَّعَدُّرِ التَّعَدُّرُ الْحَقِيقِيَّ بِحَيْثُ لَوْ قَامَ سَقَطَ أَوْ حُكْمِيٍّ، بِأَنْ خَافَ أَيْ غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ بِتَجْرِبَةٍ سَابِقَةٍ أَوْ إِخْبَارِ طَبِيبٍ مُسْلِمٍ حَاقِظٍ زِيَادَتَهُ أَوْ بَطْءِ بُرْئِهِ بِقِيَامِهِ أَوْ دَوْرَانَ رَأْسِهِ أَوْ وَجَدَ لِقِيَامِهِ أَلْمًا شَدِيدًا صَلَّى قَاعِدًا

(در مع الرد زکریا: ۵۶۵/۲)

اگر غیر معمولی درد نہ ہو بلکہ ہلکی اور قابل برداشت تکلیف کا سامنا ہو تو یہ عند الشرح عذر نہیں، اس صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں: وَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ (أَيِّ بِمَا ذُكِرَ) وَلَكِنْ يَلْحَقُهُ نَوْعٌ مَشَقَّةٌ لَا يَجُوزُ تَرْكُ الْقِيَامِ (تاتار خانیہ زکریا: ۲/۶۶۷)

جو شخص قیام پر قادر نہیں؛ لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے تو اسکوزمین پر بیٹھ کر سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، زمین پر سجدہ کرتے ہوئے کرسی پر یا زمین پر اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں: وَإِنْ عَجَزَ عَنِ الْقِيَامِ وَقَدَرَ عَلَى الْقُعُودِ؛ فَإِنَّهُ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَاعِدًا بِرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَلَا يُجْزِيهِ غَيْرُ ذَلِكَ (تاتار خانیہ زکریا: ۲/۶۶۷)

اگر رکوع سجدہ پر قدرت نہیں اور زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کر سکتا ہے تو تشہد ہی کی حالت پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ جس ہیئت پر بھی خواہ تورك (عورت کے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ) کی حالت پر یا آلتی پالتی مار کر بیٹھنا سہل و ممکن ہو اس ہیئت کو اختیار کر کے زمین ہی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کی جائے، کرسیوں کو اختیار نہ کیا جائے، کیوں کہ شریعت نے ایسے معذورین کو زمین پر بیٹھنے کے سلسلے میں مکمل رعایت دی ہے کہ جس ہیئت میں بھی ممکن ہو بیٹھ کر نماز ادا کریں: مَنْ تَعَدَّرَ عَلَيْهِ الْقِيَامُ لِمَرَضٍ... أَوْ خَافَ زِيَادَتَهُ... أَوْ وَجَدَ لِقِيَامِهِ أَلَمًا شَدِيدًا صَلَّى قَاعِدًا كَيْفَ شَاءَ (الدر المختار مع الشامی زکریا: ۲/۵۶۶)

اس صورت میں بلا ضرورت کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا چنید و جوہ کراہت سے خالی نہیں۔

(۱) زمین پر بیٹھ کر ادا کرنا مسنون طریقہ ہے، اسی پر صحابہ کرام اور بعد کے لوگوں کا عمل رہا ہے، نوے کی دہائی سے قبل تک کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا رواج نہیں تھا، نہ ہی خیر القرون سے اس طرح کی نظیر ملتی ہے۔

(۲) کرسیوں کے بلا ضرورت استعمال سے صفوں میں بہت خلل ہوتا ہے، حالانکہ اتصال صفوں کی حدیث میں بہت تاکید آئی ہے: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَوْا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْخَذْفُ (نسائی: ۱/۱۳۱)

(۳) بلا ضرورت کرسیوں کو مساجد میں لانے سے اغیار کی عبادت گاہوں سے مشابہت ہوتی ہے اور دینی امور میں ہم کو غیروں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

(۴) نماز، تواضع و انکساری سے عبارت ہے اور بلا ضرورت کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنے کے مقابلے میں زمین پر ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجہا تم پائی جاتی ہے۔

(۵) نماز میں زمین سے قرب ایک مطلوب شئی ہے جو کرسیوں پر ادا کرنے میں مفقود ہے۔ البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا دشوار ہو جائے تو پھر کرسیوں پر ضرورت کی وجہ سے نماز ادا کی جاسکتی ہے؛ لیکن اگر زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کی قدرت ہوگی تو پھر کرسی پر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ بہر حال جس صورت میں ضرورت کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس میں بھی مصلی کو چاہیے کہ سجدے کے وقت اشارہ پر اکتفا کرے، جہاں تک کرسی کے کسی حصے (مثلاً: اس پر لگی لکڑی) پر سجدہ کرنے کی بات ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ بحالت معذوری کسی اونچی چیز پر سجدہ کرنے کے سلسلے میں روایات مختلف آئی ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کی عیادت

کیلئے تشریف لے گئے، وہ صحابی معذوری کی وجہ سے نماز میں ایک تکیہ پر سجدہ کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا: اگر زمین پر سجدہ کرنا تمہارے بس میں نہ ہو تو اشارے سے نماز ادا کرو اور سجدہ میں رکوع کے مقابلے میں زیادہ جھکو: رواہ البزار، ورجاله رجال الصحیح (إعلاء السنن: ۷/۴۸۷)

دوسری روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب بیمار ہوئیں تو ان کے سامنے تکیہ رکھ دیا گیا تھا اسپر وہ سجدہ کرتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو اس پر نکیر نہیں فرمائی، اور آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی عمل کو دیکھ کر سکوت اختیار کرنا اسکے اذن کی دلیل ہے۔

علامہ شامی نے دونوں روایتوں میں یہ تطبیق دی ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے جب آدمی دوران نماز کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کرے اگر زمین میں پہلے سے کوئی چیز نصب کر دی گئی ہو جس پر مصلی سجدہ کرے تو یہ بلا کراہت جائز ہے۔

أَقُولُ: هَذَا مَحْمُولٌ عَلَى مَا إِذَا كَانَ يَحْمِلُ إِلَى وَجْهِهِ شَيْئًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ، بِخِلَافِ مَا إِذَا كَانَ مَوْضُوعًا عَلَى الْأَرْضِ وَقَالَ بَعْدَ اسْطُرٍّ: فَإِنَّ مُفَادَ هَذِهِ الْمُقَابَلَةَ وَالِاسْتِدْلَالَ عَدَمُ الْكِرَاهَةِ فِي الْمَوْضُوعِ عَلَى الْأَرْضِ الْمُرْتَفِعِ (شامی: ۲/۵۶۸)

علامہ چلپی نے بھی کراہت کو شکل اولی پر محمول کیا ہے (حاشیة الشلبی علی التبیان: ۱/۲۰۰، ط: پاکستان) فتاوی عالمگیری میں بھی یہی تطبیق منقول ہے۔ (ہندیہ: ۱/۱۳۶، ط: زکریا)

مذکورہ بالا عبارت کا حاصل یہی ہے کہ کسی نصب شدہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا، یا بغیر کچھ رکھے

ہوئے سجدہ کیلئے صرف اشارہ کرنا دونوں طرح جائز ہے، مگر مذکورہ ٹیبل والی کرسی پر سجدہ، حقیقی سجدہ نہیں ہوگا بلکہ وہ بھی اشارہ ہی ہوگا، مذکورہ کرسی پر بیٹھ کر کوئی شخص نماز پڑھائے گا تو اسکے پیچھے رکوع و سجدہ کرنے والوں کی نماز نہیں ہوگی، علامہ شامی لکھتے ہیں: إِنْ كَانَ الْمَوْضُوعُ مِمَّا يَصْحُحُ السُّجُودَ عَلَيْهِ كَحَجَرٍ مَثَلًا وَلَمْ يَزِدْ إِرْتِفَاعَهُ عَلَى قَدْرِ لَبْنَةٍ أَوْ لَبْنَتَيْنِ فَهُوَ سُجُودٌ حَقِيقِيٌّ فَيَكُونُ رَاكِعًا سَاجِدًا لَا مُؤْمِيًا حَتَّى أَنَّهُ يَصِحُّ اقْتِدَاءُ الْقَائِمِ بِهِ وَإِذَا قَدَرَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقِيَامِ يُتِمُّهَا قَائِمًا وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَوْضُوعُ كَذَلِكَ يَكُونُ مَوْمِنًا فَلَا يَصِحُّ إِفْتِدَاءُ الْقَائِمِ بِهِ (شامی زکریا: ۲/۵۶۹)

لیکن نبی کریم علیہ السلام اور دیگر صحابہ کرام کے منع کرنے کی وجہ سے اس کا (یعنی موضوع مرتفع پر سجدہ کرنا) غیر اولی ہونا معلوم ہوتا ہے۔

نیز ایک خرابی یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کو جو عام کرسی پر نماز ادا کر رہے ہوں، اپنی نماز میں کمی کا شبہ ہوگا کہ ہم نے کسی چیز پر سجدہ نہیں کیا۔ حکیم الامت حضرت تھانوی نے بھی اس کو غیر اولی کہا ہے:

سجدہ کرنے کیلئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا جائے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں (بہشتی زیور: ۲/۲۵، بیماری کی نماز کا بیان)

اب اختصار کے ساتھ جواب کا حاصل ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

(۱) جو شخص قیام پر قادر نہ ہو لیکن کسی بھی ہیئت پر زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے تو اسکو زمین میں ہی بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، کرسی پر

بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے اشارے سے نماز ادا کرنا جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی۔

(۲) اگر قیام پر قدرت ہے؛ لیکن گھٹنے کمر میں شدید تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو یا وہ شخص جو زمین پر بیٹھنے میں قادر ہے مگر رکوع و سجدہ پر قدرت نہیں رکھتا تو یہ حضرات زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کریں، کرسیوں کو استعمال کرنا کراہت سے خالی نہیں، البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھنا دشوار ہو تب کرسی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے، کرسی استعمال کرنے کی صورت میں بھی عام سادہ کرسی پر نماز ادا کی جائے، ٹیبل والی کرسی پر نماز ادا کرنے سے احتراز کیا جائے۔ رکوع کیلئے تین نمبر کی شکل صحیح ہے، (اس آخری جملہ کا تعلق مستمتی کی بھیجی ہوئی تصویر ہے۔ زمین)

زمین یا کسی کرسی پر نماز ادا کرنے سے متعلق دو امر قابل لحاظ ہیں:

(۱) کرسی پر اشارہ کرنے کی صورت میں بعض لوگ رکوع میں ہاتھ کوران پر رکھتے ہیں اور سجدہ کی حالت میں فضا میں معلق رکھ کر اشارہ سے سجدہ کرتے ہیں ایسا کرنا ثابت نہیں، رکوع و سجدہ دونوں میں ہاتھ کوران پر رکھنا چاہیے۔

(۲) معذوری کی حالت میں زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنے کی صورت میں رکوع میں سرین کا زمین سے اٹھنا ضروری نہیں بلکہ پیشانی کا گھٹنے کے مقابل ہونا ضروری ہے، جیسا کہ امداد الاحکام میں ہے:

بجالت جلوس رکوع کرتے ہوئے صرف اتنا ضروری ہے کہ پیشانی کو گھٹنے کے مقابل کر دیا جائے، اس سے زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں نہ سرین اٹھانے کی ضرورت ہے۔ (امداد الاحکام: ۱/۶۰۹)

اب کرسیوں پر نماز ادا کرنے والے حضرات اپنے احوال پر غور فرمائیں کہ کیا واقعتاً وہ اس

درجہ معذور ہیں کہ شرعاً ان کیلئے کرسی پر نماز ادا کرنا جائز ہو، اگر وہ اس درجہ میں معذور نہیں تو پھر کرسیوں پر پڑھنے سے احتراز کریں تاکہ ان کی نمازیں شریعت کے مطابق ہوں اور مساجد میں بے ضرورت کرسیوں کی کثرت نہ ہو جس سے وہ شادی محل یا کوئی فنکشن ہال معلوم نہ ہو۔ بوقت ضرورت کرسی استعمال کرنے کی صورت میں ٹیبل والی کرسی اختیار نہ کی جائے۔

از: زین الاسلام قاسمی الہ آبادی

الجواب صحیح: حبیب الرحمن خیر آبادی عفا اللہ عنہ ، محمود حسن بلند شہری غفرلہ

فخر الاسلام عفی عنہ ۲۵/۵/۱۴۳۲

مفتیان دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند (ہندستان)

جماعت العلماء تامل ناڈو کا متفقہ فیصلہ کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں

۲۰ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۵ جنوری ۲۰۱۱ء، کوشہر ”مدورائے“ تامل ناڈو کے تقریباً تین سو پچاس علماء حضرت علامہ عبدالرحمن صاحب دامت برکاتہم (صدر جماعت العلماء شیخ الحدیث مدرسہ منبع العلوم، لال پیٹ) کی صدارت میں جمع ہوئے۔ اور روز بروز مساجد میں کرسیوں کی کثرت پر بحث و مباحثہ ہوا، معذورین وغیر معذورین کے حالات کا جائزہ لیا گیا۔ سدا للذریعة متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا:

معذور حضرات زمین پر ہی بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ گھٹنوں میں زیادہ ہی درد ہو تو پاؤں کو قبلہ کی طرف پھیلا لیں، جیسا کہ الدر المختار میں ہے۔ قابل غور بات یہ کہ مجلس میں موجود تمام

علماء نے مندرجہ بالا فیصلہ پر مکمل اتفاق کیا، جن حضرات کو کچھ حقیقی معذوروں کی وجہ سے شبہ ہوا، صدر محترم نے اس کا ازالہ فرمایا۔

بیانات سننے کے لئے مسجدوں میں کرسیاں لگانا

مسجدیں اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں، اللہ کے شعائر کا احترام اسی طرح کرنا فرض ہے، جیسا کہ اللہ کے رسول اور ان کے صحابہ تابعین و فقہاء، علماء نے کیا ہے۔ لہذا مسجدوں میں کرسیاں بچھانا اور مسجدوں کو فنکشن ہال کی شکل دینا مسجد کے تقدس اور احترام کے خلاف ہے اور مسجد کے احترام کو پامال کرنا جو بالاتفاق حرام ہے، لہذا وعظ و نصیحت کے لئے مسجد میں ایک آدھ کرسی بچھائی جائے تو گنجائش ہے، لیکن آپس میں تبادلہ خیال اور بیانات کے سننے کے لئے کرسیاں بچھانا ہرگز درست نہیں ہے۔

والله تعالى اعلم وعلمه اتم واحکم

علماء و مفتیان کرام کو دعوت فکر

کیا مسجد کی ان کرسیوں کو توڑنا جائز ہے؟

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ ﷺ عَلِيٍّ ثَوْبِينَ مُعْصَفَرَيْنِ فَقَالَ: أَأَمَّكَ أَمْرَتِكَ بِهَذَا؟ قُلْتُ: أَعْسَلَهُمَا؟ قَالَ: بَلْ أَحْرَقَهُمَا. (صحیح مسلم رقم: ۲۰۷۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ پر دو زرد

کپڑے دیکھے، آپ نے فرمایا: تیری ماں نے تجھ کو ان کپڑوں کو پہننے کو کہا ہے؟

میں نے عرض کیا: اس کو دھو ڈالوں؟

آپ نے فرمایا: نہیں، ان کو جلا دو!

ایک روایت میں ہے کہ وہ گھر آئے گھر میں تندور جل رہا تھا اس میں اسکو جلا دیا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَالْمَرْأَةُ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَصَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ، قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ. (صحیح مسلم: ۶۷۶۹)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، ایک انصاریہ اپنی اونٹنی پر تھیں، انھوں نے اپنے اونٹ کو ڈانٹا اور اس پر لعنت بھیجی، رسول اللہ ﷺ اس کو سن رہے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے اس کو اٹھا لو، اور اس اونٹنی کو چھو ڈو، کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔

عمران کہتے ہیں گویا میں اب اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے سامنے گھوم رہی ہے اور کوئی اس کو نہیں پکڑ رہا ہے۔

علامہ نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں: إِنَّمَا قَالَ هَذَا زَجْرًا لَهَا وَلِغَيْرِهَا وَكَانَ قَدْ سَبَقَ نَهْيُهَا وَنَهَى غَيْرَهَا عَنِ اللَّعْنِ فَعُوْقِبَتْ بِإِسْرَارِ النَّاقَةِ.

آپ ﷺ نے اس اونٹنی کو آزاد کرنے کا حکم بطور زبرد تو بیخ دیا ہے، تاکہ اس سے اس

عورت کو اور دوسروں کو نصیحت حاصل ہو جائے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَسَكَّتْ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ أَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا نَكْرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ، قَالَ: فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا، حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: مَا فَعَلْتَ الْقُبَّةُ؟ قَالُوا: شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ فَأَخْبَرَنَا هُ فَهَدَمَهَا، فَقَالَ: أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبِأَلٍ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَالًا، إِلَّا مَالًا، يَعْنِي لَا بُدَّ مِنْهُ. (أبو داود رقم: ۵۲۳۷)

حضور اقدس ﷺ ایک مرتبہ دولت کدہ سے باہر تشریف لے جا رہے تھے، راستہ میں ایک قبہ (گنبد دار حجرہ) دیکھا جو اونچا بنا ہوا تھا، ساتھیوں سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری نے قبہ بنایا ہے، حضور ﷺ سنکر خاموش ہو رہے، کسی دوسرے وقت وہ انصاری حاضر خدمت ہوئے، اور سلام کیا حضور ﷺ نے اعراض فرمایا، سلام کا جواب بھی نہیں دیا، انھوں نے اس خیال سے شاید خیال نہ ہوا ہو، دوبارہ سلام کیا، حضور اقدس ﷺ نے پھر بھی اعراض فرمایا اور جواب نہ دیا۔

صحابہ سے جو موجود تھے دریافت کیا پوچھا کہ میں آج حضور کی نظروں کو پھرا ہوا پاتا ہوں، خیر تو ہے؟ انھوں نے کہا: حضور باہر تشریف لئے گئے تھے، راستہ میں تمہارا قبہ دیکھا تھا، اور دریافت فرمایا تھا کہ یہ کس کا ہے؟

یہ سنکر وہ انصاری فوراً گئے اور اس کو توڑ کر برابر کر دیا، اتفاقاً حضور کا اسی جگہ کسی دوسرے موقع پر گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ قبہ وہاں نہیں تھا، دریافت فرمایا: صحابہ نے عرض کیا کہ انصاری نے آنحضرت کے اعراض کے کئی روز ہوئے ذکر کیا تھا۔ ہم نے کہہ دیا تھا کہ تمہارا قبہ دیکھا ہے، انھوں نے آکر اس کو بالکل توڑ دیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر تعمیر آدمی پر وبال ہے، مگر وہ تعمیر جو سخت ضرورت اور مجبوری کی ہو۔

زرد کپڑوں کو پہننے کی سزا اس کو جلانا، قبہ (گنبد دار حجرہ) کو بنائے تو اس کو توڑنا فرض یا واجب نہیں، اسی طرح سواری کو لعنت کی تو اس کا آزاد کرنا فرض نہیں، لیکن زجرا و توبیخا آپ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ نے ایسا کیا، اسی طرح نمازیوں کی اصلاح کی غرض سے کیا ان کریسوں تو ڈاجا سکتا ہے؟

کیا یہ وتعاونوا علی البر والتقوی (تم مدد کرو بھلائی اور تقوی پر) کے زمرہ میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ واللہ اعلم بالصواب۔